Date:

Page Number:

اہم گزارش :۔

اگر کوئی ماہر فن میری اس تحریر میں غلطی پر مطلع ہو۔ تو برائے کرم بغیر کسی اور سے تذکرہ کیے فوراً مجھے آگاہ فرمایئے :۔ تاکہ میں اپنی غلطی کی اصلاح کروں :۔

اللہ تعالیٰ آپکو جزاء خیر عطا فرمائے :۔

العارض :۔

العبد الضعیف ابوالمتبسم ایاز احمد عطاری

0312-8065131

Date: 18-10-2019 Page Number: 1

س 1: صاحب تنقیح و توضیح کے حالات بیان کریں؟

ج: نام:-

عُبید اللہ:-

لقب:-

صدر الشریعہ:-

ابو کا نام:-

مسعود:-

تحصیل علم:-

آپ اپنے وقت کے امام، جامع معقول و منقول محدث، جلیل، علم تفسیر، علم خلاف وغیرہ کے متبحر عالم تھے۔

علم کی تحصیل اپنے دادا تاج الشریعہ وغیرہ اکابر علماء کرام سے کی تھی۔

آپ کے خاندان میں نسلاً بعد نسل فضل و کمال منتقل ہوتا رہا:-

وفات:-

767ھ

آپ کا مزار انوار "شارع آباد بخارا" میں ہے:-

س 2: توضیح لکھنے کی وجہ تحریر کریں؟

ج: جب مصنف نے متن تنقیح تیار کیا تو احباب نے جلدی ہی سے اسکے نسخے کو مختلف جگہوں میں پھیلا دیا۔ جبکہ مصنف نے نظر ثانی کی تو آپ نے محسوس کیا کہ اس متن میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوئیں ہیں۔ کچھ مٹایا گیا ہے۔ اور کچھ بڑھا گیا ہے جسکی وجہ سے میں نے اس متن کی شرح کی لکھی۔ جس کا نام "التوضیح فی حل غوامض التنقیح" رکھا۔

س 3: "الیہ" ضمیر کا مرجع ذکر نہیں کریں۔ تو اس صورت "اضمار قبل الذکر" لازم آئے گا۔ جو کہ جائز نہیں ہے؟

ج: بظاہر ضمیر کا مرجع ذکر نہیں ہے۔ لیکن قانون یہ ہے کہ جب ضمیر کا مرجع "حاضر فی الذھن" ہو تو ضمیر کا لوٹانا صحیح ہوتا ہے۔

مومن کے ذہن میں "اللہ تعالیٰ" کا نام ہر وقت حاضر رہتا ہے۔ خصوصا کلام کی ابتداء میں بطریق اولیٰ ذہن میں رہتا ہے:۔

س ۴: "الکلم الطیب" مرکب توصیفی ہے۔ "الکلم" مونث ہے "الطیب" مذکر ہے۔ تو ان کے درمیان مطابقت نہیں ہے؟

ج: ایسا اسم جو جمع اور واحد کے درمیان حرف فرق "ۃ" کر رہی ہو۔ تو ایسا اسم کی صفت "مذکر" اور "مؤنث" لانا جائز ہے:۔

مثال:۔ "نخل خاویۃ" و "نخل منقعر"

س ۵: "معالم العلم علی مسالک المعتبرین" یہاں "معالم علم" اور مسالک سے کیا مراد ہے؟

ج: "معالم علم" سے ایسی علتیں مراد ہیں۔ جن کے ذریعے قیاس کرنے والے مقیس میں "حکم" کو جان لیتے:۔

"معتبرین" سے مراد "قیاس" کرنے والے افراد ہیں:

"مسالک" سے مراد "قیاس کرنے والوں کی وہ چلنے کی جگہیں جو غور وفکر کرنے والے قدم ہوں۔ مورد نصوص سے لیکر احکام ثابت تک فروعی مسائل ہیں:۔

س ۶: مصنف نے "سحر" کے ساتھ "اصواب" اور "عروں" کو "اعجاز" کے ساتھ کیوں ذکر کیا؟

ج: "اعجاز" مضبوط ہے۔ اس میں جعل مرکب کو بیان نہیں کر سکتے۔ اور "عروہ" "مضبوط" رسی کو کہتے ہیں۔ تو "مضبوط" کو "مضبوط" کے ساتھ ذکر کیا۔

اور "اصواب" دھاگے کو بولتے ہیں۔ جو کہ کمزور ہوتا ہے۔ اور "سحر" میں جعل مرکب کو بیان کر سکتے ہیں

کمزور کو کمزور کے ساتھ بیان کیا۔

* اعجاز ایک ہی ہوتا ہے۔ اسلئے "اعجاز" کے ساتھ واحد

Date: 18-10-2019 Page Number: 3

کا صیغہ استعمال کیا۔
اور "سحر" کے کئی طریقے ہوا کرتے ہیں۔
لیکن "سحر" کے ساتھ "جمع" کا صیغہ استعمال کیا۔

تنقیح

کشف	المحصول	زبدۃ التحصول
علی بزدوی کی کتاب	فخر الدین رازی کی کتاب	ابن حاجب کی کتاب

س 7: "اصل" کی تعریف بیان کریں؟ مع اختلاف؟

عند التنقیح:-
جس پر غیر کی بنیاد رکھی جائے:-

عند فخر اسلام:-
محتاج الیہ:-

تعریف الاقسام:-
تعریف کی "2" اقسام ہیں:-
1- تعریف حقیقی 2- تعریف اسمی

تعریف حقیقی کی تعریف:-
جسکا وجود خارج میں ہو:-

تعریف اسمی کی تعریف:-
جس کا وجود خارج میں نہ ہو:-

دونوں تعریفوں کیلئے جامع و مانع ہونا ضروری ہے:-

مانع ہونے سے مراد:-
جس پر حد صادق ہو اس پر محدود صادق ہو:-

جامع ہونے سے مراد:-
جس پر محدود صادق ہو اس پر حد صادق ہو:-

☆ فخر الاسلام کی اصل کی تعریف مانع نہیں ہے۔ کیونکہ علت اربعہ محتاج الیہ ہیں۔ لیکن اصل پر ان کا اطلاق نہیں

ہوتا۔ اور شروط بھی محتاج الیہ ہیں۔ لیکن اصل پر ان کا اطلاق نہیں ہوتا:۔

س 8: امام اعظم و شوافع سے منقول "فقہ" کی تعریف تحریر کریں؟

ج: عند الحنفیہ:

معرفۃ النفس ما لها وما عليها :

"عملاً" کی قید کو زائد نہ کیا:۔ تاکہ "اعتقادیات" اور وجدانیات خارج نہ ہو:۔

معرفت سے مراد:۔

"ادراک الجزئیات عن دلیل"

اس سے "تقلید" خارج ہو جائے گی:۔

ما لها وما عليها کے احتمالات

- نفع و نقصان
- ما یجوز لها / ما یجب علیها
  - ما یجوز لها
    1- مندوب
    2- مباح
    3- مکروہ تحریمی
    4- ترک مندوب
    5- ترک مباح
    6- ترک مکروہ تحریمی
  - ما یجب علیها
    1- واجب
    2- ترک حرام
    3- ترک مکروہ تحریمی
  - واسطہ
    1- فعل حرام
    2- مکروہ تحریمی
    3- ترک واجب
- ما یجوز لها / ما یحرم علیها
  - ما یجوز لها
    1- مندوب
    2- مباح
    3- مکروہ تنزیہی
    4- ترک مندوب
    5- ترک مباح
    6- ترک مکروہ تحریمی
    7- ترک مکروہ تنزیہی
    8- ترک حرام
    9- واجب
  - ما یحرم علیها
    1- حرام
    2- ترک واجب
    3- مکروہ تحریمی

- ثواب و عقاب
  - ثواب
    1- واجب
    2- مندوب
  - عقاب
    1- مکروہ تحریمی
    2- ترک واجب
    3- حرام
  - واسطہ
    1- مکروہ تحریمی
    2- ترک مندوب
    3- ترک مباح
    4- مباح
    5- ترک حرام
    6- ترک مکروہ تحریمی
    7- ترک مکروہ تنزیہی
- عدم عقاب و عقاب
  - عدم عقاب
    1- مندوب
    2- مباح
    3- مکروہ تنزیہی
    4- ترک مندوب
    5- ترک مباح
    6- ترک حرام
    7- ترک مکروہ تحریمی
    8- واجب
    9- ترک مکروہ تنزیہی
  - عقاب
    1- حرام
    2- مکروہ تحریمی
    3- ترک واجب
- ثواب و عدم ثواب
  - ثواب
    1- واجب
    2- مندوب
  - عدم ثواب
    1- ترک مباح
    2- ترک مندوب
    3- مکروہ تنزیہی
    4- ترک مکروہ تحریمی
    5- ترک مکروہ تنزیہی
    6- مکروہ تحریمی
    7- حرام
    8- ترک واجب
    9- مباح
    10- ترک حرام

عند الشوافع :-
العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ من ادلتھا التفصیلیۃ :-

حکم کی تعریف عند المناطق :-
اسناد امر الی آخر :-

تعریف الحکم عند الاصولی :-
خطاب اللہ تعالیٰ المتعلق بافعال المکلفین بالاقتضاء او التخییر :-

اگر پہلا معنیٰ مراد لیا جائے :-
تو "ذوات" اور "تصورات" نکل جائیں گے۔ اور "تصدیقات" باقی رہیں گے :-

بالشرعیۃ :-
اس سے احکام عقلیہ اور احکام حسیہ نکل جائیں گے۔
مثال :- العالم محدث :-
النار محرقۃ :-

اگر دوسرا معنیٰ مراد لیا جائے :-
"بالاحکام" کی قید سے وہ احکام خارج ہو جائیں گے۔ جن کا تعلق "خطاب اللہ" سے نہیں ہے :-

العملیۃ :-
اس قید سے احکام شرعیہ نظریہ خارج ہو جائیں گے
جیسے :- اجماع کے حجت ہونے کا علم :-

ادلۃ :-
اس سے "مقلد" کا علم نکل جائے گا :-

التفصیلۃ :-
اس قید سے "ادلہ اجمالی" کا علم خارج ہو جائے گا :-
جیسے :- مقتضی و نافی :-

علامہ ابن حاجب :-
نے "استدلال" کی قید کا اضافہ کیا۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے :-

ابو الحسن اشعری سے حکم کی منقول شدہ تعریف:-

خطاب اللہ تعالیٰ المتعلق بافعال المکلفین بالاقتضاء او التخییر:-

خطاب:-

جنس ہے۔ جمیع اللہ تعالیٰ کے خطابات داخل ہو گئے:-

فصل اول:-

جو خطابات افعال مکلفین سے تعلق نہیں رکھتے وہ "المتعلق بافعال المکلفین" کی قید سے خارج ہو گئے:-

اقتضاء:-

طلب فعل جازم جیسے:- وجوب:-

طلب فعل غیر جازم جیسے:- مندوب:-

طلب ترک جازم جیسے:- حرمت:-

طلب ترک غیر جازم جیسے:- کراہیت:-

یہ نکل جائیں گے:- اور اقتضاء کا مطلب یہ ہے:-

التخییر:-

اباحت باقی رہے گی:- یہ "تخییر" کا مطلب ہے:-

"او الوضع" کی قید:-

بعض حضرات نے "حکم" کی تعریف میں "الوضعی" کی قید کا اضافہ کیا ہے:-

وجہ:-

خطاب
- تکلیفی: جن افعال میں "اقتضاء" یا تخییر پائی جائے:-
- وضعی: جو خطاب "تکلیفی" کا سبب بنے:-

خلاصہ:-

جب دو قسموں میں سے ایک "تکلیفی" کو بیان کیا گیا۔ تو "وضعی" کو بھی بیان کرنا ضروری ہو گیا:-

لیکن بعض نے "وضعی" کی قید کا اضافہ نہ کیا ہے:۔

وجہ :۔

"وضعی" اقتضاء اور تخییر میں داخل ہے۔ یعنی
دلوک شمس کا نماز کیلئے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ
جب دلوک شمس پایا جائے گا۔ تو نماز واجب ہو جائے
گی۔ اور وجوب اقتضاء میں داخل ہے:۔

اصح قول :۔

پہلا قول درست ہے۔ کہ خطاب کی دو قسمیں
بنائی جائیں۔
کیونکہ حکم وضعی الگ چیز ہے۔ اور حکم
تکلیفی الگ چیز ہے۔
جب ایک دوسرے میں داخل نہیں
تو ان میں اتحاد نوعی بھی نہیں :۔

س 9 اصولیوں کی تعریف پر اعتراضات بیان کریں؟

ج پہلا اعتراض :۔

مصنف کی تعریف سے
بچے کا فعل خارج ہو گیا۔ جیسے اسکی بیع اور اس کے اسلام کا
صحیح ہونا وغیرہ یہ سب افعال حکم ہیں۔ لیکن افعال
مکلفین سے متعلق نہیں ہیں :۔؟

جواب :۔

اسلئے کہ مناسب یہ ہے کہ افعال مکلفین کی جگہ
افعال عباد کہا جائے۔ تاکہ افعال بھی داخل ہو جائیں :۔

دوسرا اعتراض :۔

جو قیاس سے حکم ثابت ہو گا۔ وہ احکام
اس تعریف سے خارج ہو جائیں گے؟ کیونکہ
وہ خطاب نہیں :۔

جواب :۔

جو قیاس سے ادراک کیا جاتا ہے۔ خطاب
اس میں بھی وارد ہے۔ لیکن قیاس مظہر حکم ہوتا ہے

مثبت حکم نہیں ہوتا۔ البتہ بظاہر یہی سمجھ آتا ہے کہ یہ حکم قیاس سے ثابت ہے:-

تیسرا اعتراض:
حکم کی تعریف سے "آمنوا" اور "فاعتبروا" خارج ہو جائے گا۔ یہ افعال میں داخل نہیں کیونکہ افعال سے مراد افعال جوارح ہیں۔ اور تصدیق فعل قلب ہے۔ تو حکم کی تعریف جامع نہ رہی:-

جواب:-
حکم کی تعریف ان احکام کو شامل ہے جو افعال قلب سے متعلق ہیں:- کیونکہ افعال متعلق ہے۔ چاہے ان کا تعلق جوارح سے ہو یا قلب سے:-

چوتھا اعتراض:-
افعال سے مراد جوارح تو اس صورت میں عملیہ کی قید کا اضافہ کرنا "تکرار" سے خالی نہیں ہوگا:-

جواب:-
عملیہ کا ذکر تکرار نہیں۔ بلکہ تخصیص بعد از تعمیم ہے۔ "افعال" میں عموم ہے۔ اور "عملیہ" میں خصوص ہے:-

س ۱۵ فعل حسن و قبح فقہ کی تعریف میں داخل ہے یا نہیں؟
ج ہر فعل حسن و قبح فقہ کی تعریف میں داخل ہوگا۔

حسن و قبح
- عند الاشاعرہ
  - عقل نہ مدرک ہے نہ موجب ہے۔ بلکہ ہر چیز کا حسن و قبح ہے:-
- عند الماتریدیہ و المعتزلہ
  - بعض عقلی ہیں اور بعض شرعی ہیں
    - عند الماتریدیہ
      - عقل صرف مدرک ہے موجب نہیں ہے۔
    - عند المعتزلہ
      - عقل مدرک اور موجب بھی ہے۔

Date: 24.10.2019

س 11: "احکام" سے کتنے احکام مراد ہیں؟

ج: اس میں 5 احتمالات ہیں:-

پہلا احتمال:-

اگر "کل احکام" مراد ہوں تو یہ احتمال باطل ہے۔

وجہ:-

یہ معلوم نہیں کہ قیامت تک مسائل کتنے ہیں۔
جب تعداد معلوم نہیں تو جواب کیسے دیا جائے گا:-

دوسرا احتمال:-

اگر "احکام" سے وہ احکام مراد ہوں جو مجتہد کے دور میں جتنے مسائل پیدا ہوئے ہوں وہ جانتا ہو۔ یہ بھی احتمال باطل ہے:-

وجہ:-

اسلئے کہ بعض علماء کرام سے "لاادری" منقول ہے۔
جیسے:- امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں "لاادری ما دھر":-

تیسرا احتمال:-

اگر احکام سے مراد "قیامت تک جتنے مسائل ہیں ان کے نصف یا اکثر کو جانتا ہو۔ تو یہ احتمال بھی باطل ہے:-

وجہ:-

جب کل معلوم نہیں تو نصف یا اکثر کا تعین کیسے ہوگا:-

چوتھا احتمال:-

اگر "تہیؤ بعید" "بالقوہ" مراد ہو تو یہ بھی باطل ہے:- (مسائل کو جاننے کی قوت ہو۔)

وجہ:-

کیونکہ بالقوہ والی صفت غیر فقہاء کو بھی حاصل ہے:

پانچواں احتمال:-

اگر احکام سے "تہیؤ قریب بالفعل" جاننا مراد ہو تو یہ بھی باطل ہے:-

وجہ:-

کیونکہ کوئی قاعدہ نہیں کہ پتہ نہیں کتنے جانے:

س 12: فقہ کی صحیح تعریف بیان کریں؟

ج: اگر فقہ کی تعریف یوں کی جائے تو اعتراضات اٹھ جائیں گے
"فقہ علم ہے کل احکام شرعیہ عملیہ کا جن میں نزول وحی ظاہر اور اجماع اس پر منعقد ہو۔ ایسے دلائل سے حاصل ہوں۔ جن میں استنباط صحیح کا ملکہ حاصل ہو:۔

س 13: "فقہ" کو تم نے علم کہا ہے حالانکہ فقہ ظنی ہے۔ اس پر علم کا اطلاق کس طرح درست ہے؟

ج: فقہی مسائل تمام مل کر قطعی بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ وحی کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں:۔

دوسرا جواب:۔
اگر تسلیم کر لیا جائے کہ فقہی مسائل ظنی ہیں۔ تو پھر بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ علم کا اطلاق جس طرح قطعیات پر ہوتا ہے۔ اسی طرح ظنیات پر بھی جائز ہے:۔

س 14: اصول فقہ کتنے ہیں؟ وضاحت کے ساتھ بیان کریں!

ج: اصول فقہ "4" ہیں:۔ "3" اصل ہیں:۔ "1" فرع ہے:۔
1۔ کتاب 2۔ سنت 3۔ اجماع 4۔ قیاس

قیاس:۔
اگر قیاس کو حکم کی طرف نسبت کریں تو اصل،
اگر اسکی نسبت "ان تین" کی طرف کریں تو "فرع":۔

قیاس جو کتاب اللہ سے مستنبط ہے اسکی مثال:۔
حرمت لواطت
کو حالت حیض میں وطی پر قیاس کیا گیا ہے:۔

قولہ تعالیٰ:۔
"قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض"

علت:۔
"اذی" ہے:۔

مستنبط من السنۃ کی مثال:۔
چونے کی بیع چونے سے زیادتی "ربو" ہے اسکو قیاس کیا گیا ہے اس پر کہ گندم کی گندم سے زیادتی ناجائز ہے

قولہ السلام :-
الحنطۃ بالحنطۃ مثلاً بمثل یدا بید والفضل
ربٰو :-

مستنبط من الاجماع کی مثال :-
مزنیہ کی ماں سے نکاح کی حرمت
کو قیاس کیا گیا ہے باندی کی ماں سے نکاح کی حرمت پر
جو اجماع امت سے ثابت ہے :-
اس پر نص وارد
نہیں ہے :-

س 15 اصول فقہ کی حد لقبی والی تعریف تحریر کریں ؟
ج وہ علم جسکے قوانین و قواعد کے ذریعے انسان اس تک
علی وجہ التحقیق پہنچ سکے :-

توصل سے مراد

توصل قریب	توصل بعید
فقہ تک بلا واسطہ پہنچ جائیں :-	فقہ تک بالواسطہ پہنچ جائیں :-
اس سے نحو اور کلام نکل جائے گا -	اس سے علم مناظرہ خارج ہو جائے گا -

س 16 اصول فقہ کا موضوع بیان کریں ؟
ج موضوع :-
اس علم کا موضوع "ادلہ شرعیہ اور احکام" ہیں :-
کیونکہ اس علم میں ان دو چیزوں کے عوارض ذاتیہ سے
بحث ہوتی ہے -
ادلہ کے عوارض ذاتیہ "حکم کو ثابت کرنا"
ہے :-
اور احکام کے عوارض ذاتیہ "احکام کا ادلہ سے ثابت ہونا"
ہے :-

استحسان:-

عند الاحناف "حجة" ہے:-

عند الشوافع "حجة" نہیں ہے:-

استصحاب حال:-

عند الشوافع "حجة" ہے:-

عند الاحناف کلی طور پر "حجة" نہیں ہے:-

اسی طرح "امام و مفتی" کے قول "حجة" ہونے میں اختلاف ہے:-

س 17

ادلہ کے عوارض ذاتیہ کی اقسام بیان کریں؟

اقسام:-

ادلہ کے عوارض ذاتیہ کی "3" اقسام ہیں:-

1:-

جن سے بحث کی جاتی ہے۔ یہ "مثبت للاحکام" ہے:-

2:-

بحث نہیں کی جاتی لیکن ان کو مثبت للاحکام کے ساتھ ملحق ہونے کا دخل ہوتا ہے:-

3:-

جو عربیت کی ابحاث کا ضمناً دخل ہے:-

س 18

"حکم" کی کونسی تعریف مراد ہے؟ مع اعتراض و جواب؟

حکم

المتعلق بالافعال المکلفین | اصطلاحی حکم

جو چیز خطاب سے ثابت ہو:-

سوال:-

حکم سے مراد "خطاب اللہ" ہو۔ تو اللہ کا خطاب قدیم ہے۔ اور خطاب "کلام" کی قسم ہے۔ اور "کلام" قدیم ہے۔ قدیم چیز دلائل کی محتاج نہیں ہوتی:-

جب دلائل کی محتاج تو "ادلہ سے ثبوت ہونے" کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔

خطاب قدیم ہے۔ ہمیں اس خطاب کا علم کیسے ہوگا۔ کہ یہ خطاب قدیم ہے۔

اور خطاب کے قدیم ہونے کا علم "دلائل سے حاصل" ہوگا۔ اسلئے یہ علم دلائل پر موقوف ہے۔

دوسرا سوال:۔

حکم سے مراد "اصطلاحی حکم" ہے۔ یعنی "حکم کتاب، حدیث، اجماع" سے ثابت ہوگا۔ پھر قیاس کا کیا مطلب ہوگا۔ کیونکہ قیاس تو "مظہر حکم" ہے "مثبت حکم" نہیں ہے؟

جواب:۔

ثبوت سے مراد "غلبہ ظن" ہے

تیسرا سوال:۔

خطاب سے "حکم" مراد لیا۔ اور "حکم" سے "ثبوت علم" مراد لیا:۔

علم کا حقیقی معنیٰ "جازم" ہے۔

اور دوسری صورت میں علم سے مراد "غلبہ ظن" لیا۔ جو کہ علم کا مجازی معنیٰ ہے۔

تو اس صورت میں "حقیقت و مجاز" جمع ہو رہا ہے۔ جو کہ درست نہیں ہے؟

جواب:۔

حکم سے "عموم مجاز" مراد لیا ہے۔

یعنی "علم سے "مطلق علم" مراد ہے۔

اور مطلق علم "یقین اور غلبہ ظن" دونوں کو شامل ہے:۔

س¹⁹ کیا ایک علم کے کثیر موضوع ہوتے ہیں؟

ج: ایک علم کے ایک سے زائد موضوع اس وقت ہو سکتے جب "اضافۃ الشئ الی آخر" ممکن ہو۔

اس صورت میں "ذات یا غرض" میں اشتراک ضروری ہے

اگر "اضافہ انتی الی آخر" ممکن نہیں تو ایک ہی موضوع کوا کرے گا۔ اگر کوئی موضوع نکلے تو الگ سے موضوع نہ ہوگا، بلکہ اس علم کے متعلق ہوا کرے گا۔

20

قرآن کی تعریف بیان کریں؟ مع فوائد :-

تعریف القرآن :-

وھو ما نقل الینا بین دفتی المصاحف

تواتراً :-

فوائد :-

تمام کتب، احادیث الٰہیہ، احادیث نبویہ قرأت شاذ، خارج ہو گئیں :-

اعتراض :-

ابن حاجب نے کہا کہ قرآن کی مذکورہ تعریف دور کو مستلزم ہے۔ کیونکہ "مصحف" کیا ہے۔ تو جواب میں کہا جائے گا جو قرآن میں ذکر ہے۔ اور "قرآن" کیا ہے۔ تو جواب میں کہا جائے گا جو "مصحف" میں ہے۔ اسطرح دور لازم آئے گا۔

جواب :-

یہ تعریف "تشخیص" کی ہے۔ "ماھیت" کی نہیں ہے۔ اگر "ماھیت" کی ہوتی تب "دور" لازم آئے گا۔ یہ تعریف کتاب و قرآن کی "تشخیص" ہے۔

کیونکہ قرآن کا اطلاق دو معانی پر ہے :-

1۔ کلام ازلی (کلام نفسی)

2۔ جو ہم پڑھتے ہیں۔ (کلام لفظی)

گویا کہ سوال کیا گیا کہ تم قرآن کے معانی میں سے کون سا معنیٰ مراد لیتے ہو۔ جواب دیا "ما نقل الینا بین دفتی المصاحف تواتراً"

اگر ماہیت کی تعریف مراد ہوتی تب دور لازم آتا۔

21

قرآن کیلئے "لفظ" استعمال کرنا کیسا ہے؟

قرآن پاک کیلئے "لفظ" استعمال کرنا بے ادبی ہے۔ کیونکہ "لفظ" کہتے ہیں "پھینکنے کو"

بلکہ "لفظ" کی جگہ

Date: 24-10-2019

Page Number: 15

"نظم" بولنا درست ہے:۔

قرآن نظم و معنیٰ دونوں کا نام ہے:۔

امام اعظم علیہ الرحمہ نے نظم کو نماز کے جواز کے حق میں خاص کر کے رکن لازم قرار نہیں دیا۔

بلکہ صرف معنیٰ کا آپ نے اعتبار کیا ہے۔

اسی لیے آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص فارسی میں قرآن پاک کی نماز میں تلاوت کرے تو نماز جائز ہو گی:۔

س 22: باب اول کی کل کتنی تقسیمات ہیں؟

ج: لفظ کو معنیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس اعتبار سے لفظ کی "4" تقسیمات ہیں:۔

- باعتبار وضع کے
- باعتبار استعمال کے
- باعتبار ظہور و خفاء معنیٰ کے
- باعتبار دلالت کے

لفظ کا موضوع لہ
اگر کثیر موضوع لہ کیلئے وضع بھی کثیر ہوں۔ تو وہ
مشترک
اگر کثیر کیلئے وضع ایک ہے
وہ کثیر تمام عدد معین میں محصور ہیں تو خاص
نہیں
لفظ اپنے کثیر تمام افراد کو شامل ہے
عام
نہیں
جمع منکر

س 24 — مشترک و مؤول کی تعریف بیان کریں؟

ج: تعریف المشترک :-

جب لفظ کی وضع کثیر ہوں۔

جیسے :- عین :-

مؤول کی تعریف :-
جسکی بعض وجوہ غالب رائے کے ذریعے
مشترک سے ترجیح پا جائیں :-
جمع منکر کی تعریف :-
جب لفظ کی وضع کثیر کیلئے ہو۔ اور تمام
افراد کو شامل نہ ہو۔

خاص کی تعریف :-
لفظ کی وضع ایک کیلئے ہو تو خاص ہے۔

س 25 جمع منکر خاص و عام میں واسطہ ہے یا نہیں ؟
ج عند فخر الاسلام :-
جمع منکر عام میں داخل ہے۔ کیونکہ ان کے
نزدیک استغراق کی کوئی قید نہیں۔ یعنی لفظ جن کی صلاحیت
رکھتا ہے ان کو شامل ہو یا نہ ہو۔ وہ عام ہے۔
عند المصنف :-
ان کے نزدیک جمع منکر خاص اور عام کے
درمیان واسطہ ہے :-

س 26 مصنف نے تقسیم میں تین قسموں کو ذکر کیا ہے، مؤول کو
ذکر نہ کیا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟
ج اسلئے کہ مؤول باعتبارِ وضع کے کوئی مستقل قسم نہیں۔ بلکہ
مجتہد کی رائے سے قسم بنتی ہے :-

س 27 درج ذیل اصطلاحات کی تعریف بیان کریں؟
1- اسم ظاہر 2- صفت 3- علم 4- اسم جنس
5- مطلق 6- مقید 7- معرفہ 8- نکرہ :-
ج اسم ظاہر کی تعریف :-
جو اسم ظاہر ہو :-

صفت :-
اگر معنی عین ہو جسکیلئے مشتق منہ وضع کیا گیا ہے جمع
مشتق کے وزن سے تو وہ صفت :-

علم :۔
معنی مشخص ہو :۔
اسم جنس :۔
معنی مشخص نہ ہو :۔
مطلق :۔
ہر صفت و ہر جنس سے مراد مسمی ہو بغیر قید کے
تو وہ مطلق ہوگا :۔
مقید :۔
ہر جنس سے مراد مسمی ہو قید کے ساتھ تو مقید ہوگا۔
نکرہ :۔
جو وضع کیا جائے غیر معین چیز کیلئے عند الاطلاق
سامع کیلئے :۔
معرفہ :۔
جو وضع کیا جائے معین چیز کیلئے عند الاطلاق
سامع کیلئے :۔

س 28 خاص کا حکم اور مثال بیان کریں ؟
ج حکم :۔
خاص من حیث ھو خاص قطعی حکم ثابت
کرتا ہے۔
من حیث ھو خاص :۔
اس سے عوارض اور موانع کا
احتراز ہوگیا۔
پہلی مثال :۔
"ثلاثة قروء" میں "ثلاثة" خاص ہے۔
عند الشافعی :۔
"قروء" سے "طھر" مراد لیے گئے :۔
دلیل :۔
جس طھر میں طلاق دی گئی ہے۔ وہ بھی شمار ہوگا۔
اور دو طھر بھی شمار ہوں گے۔ تو یہ "تین" ہوں گے
کیونکہ بعض طھر بھی طھر ہی ہوتا ہے۔ اسلئے طھر ادنی

وہ ہے - جس پر لفظ طہر بولا جا سکے :-

جواب :-

اگر اسے درست مانا جائے تو تیسرے طہر کا معمولی حصہ گزرنے پر اس عورت کو نکاح کرنا جائز ہو جائے۔ کیونکہ پہلے اور تیسرے طہر میں کوئی فرق نہیں :-

حالانکہ تیسرے طہر کی ایک ساعت گزرنے پر عدت کا ختم ہونا اجماع کے خلاف ہے :-

عند الاحناف :-

"قروء" سے "حیض" کا معنی مراد ہوگا۔

دلیل :-

"ثلاثۃ" لفظ خاص ہے۔ جو اپنے معنی پر قطعی طور پر دال ہے۔ کہ "تین" نہ کم اور نہ زیادہ"

اور یہ معنی "حیض"

مراد لینے کی صورت میں پورا ہوگا :-

دوسری مثال :-

" فان طلقھا فلا تحل لہ " میں لفظ "فاء" خاص ہے :- تعقیب کیلئے آیا ہوا ہے۔

عند الشافعی :-

اس آیت سے پہلے "دو" طلاقیں ذکر ہیں۔ اور اس سے تیسری طلاق مراد ہے :- اور درمیان میں " ولا یحل لکم ان تأخذوا " سے لیکر " فاولئک ھم الظالمون " تک جملہ معترضہ ہے

دلیل :-

خلع کو طلاق نہ مانتے - بلکہ فسخ اسکو بناتے ہیں۔ اگر خلع کو طلاق مانا جائے تو چار طلاقیں ہو جائیں۔

جو کہ درست نہیں ہے

عند الاحناف :-

"فان طلقھا" - "فاء" تعقیب کیلئے ہے۔ اس کا ذکر "طلاق بالافتداء" کے بعد کیا ہے۔ اگر خلع کو طلاق نہ مانا جائے تو "فاء تعقیب" کیلئے خاص ہے۔ اس کا مدعی باطل ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے دو طلاقوں کا

Date: 24-10-2019

ذکر فرمایا۔ جن کے بعد رجوع کیا جا سکتا ہے۔
پھر تیسری طلاق
جس کے بعد رجوع نہیں کیا جا سکتا۔ اسکو عام رکھا گیا کہ وہ
طلاق بالمال ہو یا بغیر المال ہو:۔

س 29 عام کا حکم بیان کریں؟

ج پہلا قول:۔
عام کے حکم میں توقف ہے۔
دلیل:۔
جب تک کوئی دلیل قائم نہ ہو وہ مجمل ہوتا ہے۔
کیونکہ جمع کے اعداد مختلف ہیں:۔
جمع چونکہ مجمل
ہوتی ہے۔ اسی لیے اسکی تاکید "کل" اور "اجمع" سے لائی
جاتی ہے:۔
دوسرا قول:۔
عام سے ادنی یعنی "تین" افراد ثابت ہوں گے۔
دلیل:۔
جب کوئی کہتا ہے "لفلان علی دراھم" تو کہنے
والے پر "تین" درھم واجب ہو جاتے ہیں۔ بالاجماع۔
پھر عام پر توقف کیوں کیا جائے:۔

"ختم بالخیر"